

امام مسلم بن حجاجؒ

عبدالرشید عراقی

محدثین صحاح ستہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کے بعد دوسرے نمبر پر امام مسلم بن حجاج کا نام آتا ہے۔ آپ کا لقب عساکر الدین اور کنیت ابو الحسین تھی۔ آپ ۲۰۴ھ میں خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ (۱)

بچپن میں آپ پیدا ہوئے، اس دور میں علم حدیث صحابہؓ و تابعینؒ کے سینوں سے نکل کر مستقل فن کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ اور محدثین کرام کی ایک کثیر تعداد صغیر ہستی پر موجود تھی۔ نیشاپور ان دنوں علم و فن کا مرکز اور محدثین کرام کا مسکن تھا۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ

”نیشاپور اس قدر بڑے عظیم الشان شہروں میں سے تھا کہ بغداد کے بعد اس کی نظیر نہ تھی۔“ (۲)

ابتدائی تعلیم

امام مسلم نے ابتدائے امام اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) سے نیشاپور میں استفادہ کیا (۳)

سلاطین حدیث کے لئے سفر

نیشاپور میں امام اسحاق بن راہویہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد امام مسلم نے سماع حدیث کے لئے عراق، حجاز، مصر اور شام کے سفر کئے۔ اور ہر جگہ اساطینِ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ بغداد (عراق) متعدد بار تشریف لے گئے اور یہاں کا آخری سفر آپ نے ۲۵۹ھ میں کیا، جس کے دو سال بعد ۲۶۱ھ میں آپ انتقال فرما گئے۔ (۴)

اساتذہ و تلامذہ

آپ کے اساتذہ میں امام اسحاق بن راہویہ، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام احمد بن حنبل جیسے کبار محدثین شامل ہیں۔ اور تلامذہ میں امام ابو یوسف ترمذی، امام ابن خزیمرہ اور امام ابو حاتم رازی جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔ {۵}

امام مسلم کے علم و فضل کا اعتراف

امام مسلم کے علم و فضل، عدالت و ثقاہت، زہد و ورع اور امانت و دیانت کا اعتراف آپ کے معاصرین ہی نے نہیں بلکہ آپ کے اساتذہ کرام نے بھی کیا ہے۔ آپ کے استاد امام اسحاق بن راہویہ نے یہ پیشین گوئی فرمائی تھی :

”خدا جانے کس پائے کا یہ شخص ہو گا!“ {۶}

امام نووی (م ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں :

”امام مسلم کی جلالت و عظمت شان اور امانت پیشوائے فن ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے۔“ {۷}

اخلاق و عادات

امام مسلم نے پوری زندگی نہ کسی کی غیبت کی اور نہ سب دشمن کیا {۸}۔ اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ خاص طور پر امام محمد بن اسماعیل بخاری کے علم و فضل اور ان کے زہد و ورع کے بہت معترف تھے۔ ایک دفعہ آپ امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور فرمایا : ”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی مثل اس دنیا میں کوئی نہیں۔“ {۹}

آپ امام بخاری کے بارے میں کوئی معمولی سی بات بھی جو امام صاحب کی مخالفت میں جاتی ہو، سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

”جب نیشاپور میں امام بخاری پر مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں ہجوم ہونے لگا تو حاسدین نے حسد کیا۔ اور مخالفت میں امام زہبی بھی شامل ہو گئے اور اپنی مجلس میں اعلان کر دیا :

”کتاب بخاری بقول البخاری فی مسئلة اللفظ“

بالقرآن فلیتعرزل مجلسنا“

تو امام مسلم فوراً امام ذہبی کی مجلس سے اٹھے، اور ان سے مسعود روایات کے تمام مسودے ان کو واپس کر دیئے۔ اور ان سے بالکل روایت کرنا ترک کر دیا۔ {۱۰}

امام مسلم کا مسلک

امام مسلم کے مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۱ھ) لکھتے ہیں کہ :

”امام مسلم اور امام ابن ماجہ کا مذہب معلوم نہیں ہے، اس لئے کہ انہوں نے صحیح مسلم کے ابواب خود قائم کئے ہیں۔ اس سے ان کے مذہب کا صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔“ {۱۱}

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) نے امام مسلم کا مسلک شافعی لکھا ہے {۱۲}۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے آپ کو مالکی مذہب میں شمار کیا ہے {۱۳}۔ علامہ طاہر الجزائری

© rasailojaraid

”امام مسلم اصولی طور پر شافعی تھے، انہوں نے امام شافعی سے بہت کم اختلاف کیا ہے“ {۱۴}۔

وفات

امام مسلم کی پوری زندگی میں ان کی وفات کا واقعہ حیرت انگیز ہے۔ ایک دن مجلس درس میں ایک حدیث کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا جو اس وقت امام صاحب کو یاد نہ تھی۔ گھر آکر اس حدیث کو تلاش کرنے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ سامنے رکھے ہوئے تھیلے میں سے خرے اٹھا اٹھا کر کھانے لگے۔ حدیث کی تلاش میں اس قدر محو ہوئے کہ آہستہ آہستہ تمام خرے کھا گئے۔ اور حدیث بھی مل گئی۔ خرموں کے کھانے کا منفی اثر ہوا، جو آپ کی موت کا سبب ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی {۱۵}۔

تصانیف

امام مسلم نے جو کتابیں تصنیف کیں وہ حسب ذیل ہیں :

المسند الکبیر، کتاب الاسماء والکنی، الجامع الکبیر، کتاب العلل، کتاب الوحدان، کتاب

© rasailojaraid

الاقران، کتاب سوالات لاجمہ، کتاب حدیث عمرو بن شعیب، کتاب الانشاع باہب السباع، کتاب مشائخ مالک، کتاب مشائخ الشوری، کتاب مشائخ شعبہ، کتاب من لیس له الاراد واحد، کتاب الخضرین، کتاب اولاد الصحابہ، کتاب اوہام المحدثین، کتاب الطبقات، کتاب افراد الثانیین، کتاب رواۃ الاعتبار، الجامع الصحیح المسلم {۱۶}

مختصر تعارف الجامع صحیح مسلم

امام مسلم کی تصانیف میں سب زیادہ شہرت و مقبولیت الجامع صحیح مسلم کو حاصل ہوئی۔ احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے امام بخاری (۲۵۶ھ) نے الجامع الصحیح کے نام سے ایک مجموعہ مرتب فرمایا۔ اس کو دیکھ کر امام مسلم نے بھی احادیث صحیحہ کا ایک مجموعہ مرتب فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مسلم امام بخاری کے شاگرد تھے اور امام بخاری سے امام مسلم نے بہت کچھ استفادہ کیا تھا۔ امام بخاری نے صحیح بخاری کو مرتب کرتے وقت احادیث مرفوعہ کی تخریج کو پیش نظر رکھا اور اس کے ساتھ انہوں نے موقوف و معلق صحابہ و تابعین کے فتاویٰ بھی نقل کئے ہیں۔ لیکن امام مسلم نے اپنی کتاب میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا ہے اور صرف وہ صحیح احادیث جن کی صحت پر مشائخ وقت کا اتفاق تھا۔ چنانچہ امام مسلم فرماتے ہیں :

”ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح تھی اس کو میں نے یہاں درج نہیں کیا، میں نے

یہاں صرف ان احادیث کو درج کیا ہے جن کی صحت پر شیوخ وقت کا اجماع ہے۔ {۱۷}

امام مسلم نے اپنی یہ مایہ ناز کتاب ۱۵ سال میں مکمل کی۔ {۱۸}

تعداد اور آیات

امام مسلم نے تین لاکھ صحیح احادیث سے انتخاب کر کے اپنی صحیح کو مرتب فرمایا۔ صحیح

مسلم میں احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔ {۱۹}

صحیح مسلم کا مرتبہ و مقام

کتب احادیث میں صحیح مسلم کا مرتبہ و مقام کیا ہے، اس کے بارے میں امام نووی

فرماتے ہیں :

”کتاب اللہ کے بعد صحیحین (بخاری و مسلم) کا مرتبہ ہے۔ اور امت نے ان دونوں کتابوں کی تلقی بالقبول کی ہے، البتہ صحیح بخاری دیگر فوائد و معارف کے لحاظ سے سب سے فائق اور ممتاز ہے“ {۲۰}۔

مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۹۴۹ء) لکھتے ہیں :

”صحیح بخاری کا امام مسلم کی کتاب صحیح مسلم پر من حیث الصحت رائج و مقدم ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے ناقدین فن نے کیا ہے۔“ {۲۱}

محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

”واقعہ است اجتماع بر تلتی اس ہر دو کتاب بالقبول و التسليم زیرا کہ شیخین مقدم اند بر ائمہ عصر ابعد در معرفت علل و غوامض اس۔“ {۲۲}

(صحیح بخاری و مسلم کی صحت پر تلتی بالقبول اور تسلیم عام حاصل ہے کیونکہ امام بخاری و مسلم اپنے زمانے اور مابعد کے ائمہ پر احادیث کے علل اور اس کی باریکیوں کی معرفت و تیز میں سب پر مقدم و فائق تھے۔)

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۸ھ) کا ایک قول مولانا شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم کے مقدمہ میں درج کیا ہے کہ :

”حسن ترتیب کے لحاظ سے صحیح مسلم کا مقام بہت بلند ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے صحیح بخاری پر بھی اچھالا ہے“ {۲۳}

مقدمہ صحیح مسلم

صحیح مسلم کا سب سے زیادہ قابل قدر اس کا مقدمہ ہے۔ اس مقدمہ میں وجہ تالیف کے علاوہ فن روایت کے بہت سے اصول اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ تفسیر، فقہ، اصول فقہ، ادب، نحو، یہ سب مسلمانوں کے مذہبی علوم ہیں۔ اس لئے مسلمانوں نے ان سب میں کمال پیدا کیا۔ تاہم علم حدیث چونکہ مذہب کا سب سے زیادہ ضروری عنصر تھا اس لئے یہ مقدس فن ایک مدت تک مسلمانوں کے دل و دماغ کی جولانگاہ بنارہا۔ مگر نااہل اور خود غرض لوگوں کی ایک جماعت نے اس فن کو نام و نمود کا ذریعہ قرار دے کر موضوع اور غیر معتبر

روایات کا ایک طومار کھڑا کر دیا۔ چنانچہ محدثین کرام نے اس سلسلہ میں کافی محنت کی اور غیر معتبر روایات اور موضوع احادیث کو الگ کر دیا۔

اہل علم نے مقدمہ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں لکھی ہیں۔ مولانا شمس الحق ڈیوانوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) اور مولانا حافظ عبد اللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) نے مقدمہ صحیح مسلم کی شرحیں لکھی تھیں، مگر یہ دونوں شرحیں طبع نہیں ہو سکیں {۲۳}

صحیح مسلم کی شرح

صحیح مسلم کی بہت سی شرح و حواشی اور مستخرجات لکھے گئے۔ تاہم چند مشہور شرح

حسب ذیل ہیں :

- (۱) المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج "از نووی"
- (۲) اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم "از قاضی عیاض مالکی"
- (۳) الدیبا ج علی صحیح مسلم بن حجاج "از علامہ سیوطی"
- (۴) السراج الوہاج "از مولانا اب صدیق حسن خان"
- (۵) مختصر صحیح مسلم "از عبد العظیم منذری"
- (۶) فتح الملہم "از مولانا شبیر احمد عثمانی" و مولانا محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی
- (۷) المعلم فی شرح صحیح مسلم از مولانا وحید الزمان حیدر آبادی

مختصر تعارف شرح امام نووی

امام نووی کی شرح کا نام المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج ہے۔ اس شرح کے بارے میں امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (م ۷۶۷ھ) فرماتے ہیں۔

"اگر لوگوں کی ہمتیں پست نہ ہوتیں تو میں اس شرح کو ایک سو جلدوں میں مکمل کرتا۔ لیکن تین جلدوں میں ختم کر دیا۔ {۲۵}

اس شرح کے شروع میں ایک مقدمہ طالبان حدیث کے لئے بہت مفید ہے۔

امام نووی کی اس شرح کو بہت شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ شرح نہ تو مطول و

